خواجہ سیّد محمد گیسو درازؒ کی علمی و ادبی خدمات

محمد یوسف خان☆

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ہندوستان میں سلسلۂ چشتیہ کے مؤسس و بانی ہیں اور حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ سلسلۂ چشتیہ کے مجدّد ہیں۔ ان کے حلقۂ فیض و تربیت سے سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اور تاج الاولیاء حضرت شیخ علاؤالدین علی احمد صابر کلیریؒ جیسے عظیم مشائخ اس سرزمین کو نصیب ہوئے۔ جنہوں نے سلسلۂ چشتیہ کو پورے برِعظیم پاک و ہند میں پھیلا دیا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے ارباب اقتدار سے لے کر عوام تک کو فیوض و برکات سے سیراب کیا۔ وفات سے قبل حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلیؒ کو خلافت خاص سے نوازا اور اپنا جانشین مقرر کیا۔ انہوں نے پورے بتیس (۳۲) سال سلسلۂ چشتیہ کا مرکزی نظام دارالحکومت دہلی میں جاری رکھا۔ نامور محقق اور مفکر مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں:

''پھر اس چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہوا، جس نے جنوبی ہند ہی نہیں، سارے ہندوستان کو عشق و محبت کی حرارت سے گرم اور اس کی خوشبو سے معطّر کر دیا یعنی حضرت سیّد محمد گیسو درازؒ مدفونِ گلبرگہ''(۱)۔

خواجہ سیّد محمد گیسو درازؒ کے متعلق شیخ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلیؒ نے اُن کے بارے میں کہا:

ہر کو مُرید سیّد گیسُو دراز شد
واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد(۲)

حضرت خواجہ گیسو درازؒ برّصغیر کے نہایت بلند پایہ شیخِ طریقت اور روحانی مرشد تھے۔ آپ خواجۂ بندہ نواز کے لقب سے مشہور تھے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج شالیمار ڈگری کالج، لاہور و استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور۔

ا:۔ ولادت:

خواجہ سید محمد گیسو دراز کی ولادت ۴ رجب ۷۲۱ھ کو دہلی میں ہوئی۔

۲:۔ سلسلۂ نسب و سلسلۂ طریقت کی خصوصیات:

خواجہ گیسو درازؒ کا سلسلۂ نسب بائیسویں پشت میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ملتا ہے۔
اور سلسلۂ طریقت بھی بائیس واسطوں سے حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تک پہنچتا ہے۔(۳)

۳:۔ حضرت چراغ دہلی سے بیعت، تعلیم و تربیت:

خواجہ گیسو درازؒ نے ابتدائی تعلیم کے مدارج خوب ذوق و شوق سے مکمل کئے۔ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی، سلطان قطب الدین کی جامع مسجد قوۃ الاسلام میں جمعہ کی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ وہاں ۱۶ رجب ۷۳۶ھ خواجہ گیسو درازؒ نے خواجہ چراغ دہلی کے دست مبارک پر بیعت کی۔

علوم ظاہری کی ابتدائی تعلیم اپنے نانا سے حاصل کی۔ بعدازاں سید شرف الدین کیتھلیؒ اور مولانا تاج الدین بہادرؒ سے تعلیم حاصل کی۔

۴:۔ خواجہ گیسو درازؒ کی علوم ظاہر میں تکمیل بحکم شیخؒ:

خواجہ گیسو درازؒ کبھی کبھی شیخ کی خدمت میں عرض کرتے کہ علمِ ظاہر کس قدر حاصل ہو چکا ہے، اگر اجازت ہو تو کلی طور پر علمِ باطن میں مشغول ہو جاؤں؟ مگر حضرت چراغ دہلیؒ نے فرمایا:

''ہدایہ، بزدوی، رسالہ شمسیہ، کشاف، مفتاح، صحائف۔ ان سب کتابوں کو ترتیب سے پڑھ لو مجھے تم سے ایک کام لینا ہے(۴)۔

شیخ کے حکم کی تعمیل کے بعد علومِ باطن میں مصروف ہو گئے۔ مجاہدہ و ریاضت کی اعلیٰ منزلیں طے کیں۔

۵:۔ خلافت و جانشینی:

حضرت خواجہ چراغ دہلیؒ نے وصال سے تین روز پہلے ۱۵ رمضان المبارک ۷۵۷ھ کو اپنے تمام خلفاء میں سے خواجہ گیسو درازؒ کو اپنا جانشین بنایا۔

خواجہ گیسو درازؒ کی عمر جب ۸۰ برس کی ہوئی تو ۷ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو تیموری حملہ کی وجہ سے اپنے تمام کنبہ سمیت دہلی کو خیر باد کہا۔

خواجہ گیسو درازؒ کے سوانح نگار مولانا محمد علی سامانی نے ''سیر محمدی'' میں پورا سفر نامہ لکھا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ:۔

''خواجہ گیسو درازؒ دروازے کے راستے دہلی شہر سے باہر نکلے، پہلے بہادر پور (میوات) پہنچے، پھر گوالیر، بھاندیر، ایرچہ، چھترہ، چندیری، میانڈھاڑ، بڑودہ اور کھمبایت میں قیام فرمایا۔ پھر دولت آباد سے گلبرگہ میں جلوہ افروز ہوئے۔'' (۵)

۶:۔ وصال:۔

گلبرگہ میں بائیس سال تک آپؒ کے چشمۂ رشد و ہدایت سے خلقِ خدا فیض یاب ہوتی رہی۔ جب خواجہ گیسو درازؒ کی عمر ایک سو پانچ سال چار ماہ اور بارہ روز کی ہوئی تو ۱۶ ذوالقعدہ ۸۲۵ھ بروز دوشنبہ اشراق و چاشت کے وقت کے درمیان وصال فرما گئے۔ (۶)

حیدر آباد سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر گلبرگہ کا قدیم تاریخی شہر ہے، جہاں مدفون ہوئے۔

۷:۔ خواجہ سید محمد گیسو درازؒ کی علمی و ادبی خدمات:

بذریعہ تدریس خواجہ گیسو درازؒ عموماً دو وقت سبق پڑھایا کرتے تھے۔ ایک چاشت کے وقت، دوسرے بعد از نماز ظہر تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد۔ زیادہ تر علم تفسیر و حدیث اور سلوک کا درس دیتے تھے۔ کبھی کبھی علم کلام اور علمِ فقہ کا بھی درس دیتے۔ (۷)

۸:۔ خواجہ گیسو درازؒ کی تصانیف اور دیگر خواجگانِ چشت کا مزاج:

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قدیم خواجگانِ چشت نے کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ رقمطراز ہیں'' خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے حوالے سے'' ان کے مشائخ نے نہ کوئی تصنیف کی نہ ان کے خلفاء نے اپنے شیوخ کے ملفوظات و حالات جمع کیے۔ (۸)

اسی عبارت پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ خواجہ نصیر الدین چراغ دہلیؒ کے ملفوظات ''خیر المجالس'' میں ہے کہ میرے مرشد سلطان الاولیاء فرماتے تھے میں نے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی اس واسطے کہ شیخ الاسلام حضرت فرید الدین اور شیخ الاسلام مولانا قطب الدینؒ اور باقی خواجگان چشت وغیرہ مشائخ جو داخل ہمارے شجرے میں ہیں، کسی نے کوئی تصنیف نہیں کی''

۹:۔ مشائخ چشت میں اولین مصنف و مؤلف:

حضرت سید نفیس الحسینی شاہؒ "تفسیر الملتقط" کے آخر میں ملحق تعارف میں لکھتے ہیں:

"مشائخ چشت میں خواجہ سید محمد گیسو درازؒ پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے تصنیف و تالیف کی طرف توجہ فرمائی اور تقریباً ۵۲ تصانیف سپرد قلم کیں۔"(۹)

"تفسیر الملتقط" کے آخر میں ایک اور تعارفی تحریر عربی میں منسلک ہے، یہ تحریر مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے والد گرامی حضرت مولانا سید عبدالحیؒ کی ہے جو کہ "الاعلام جلد اول صفحہ ۲۷" کے حوالہ سے درج ہے:

"ان مصنفاته قد عدت بخمس و عشرين و مائة كتاب في علوم شتى"(۱۰)

خواجہ سید محمد گیسو درازؒ کی تصانیف کی وہ فہرست انتہائی قابل قدر ہے جسے حضرت سید نفیس الحسینی شاہؒ نے "تاریخ حبیبی" (از علامہ عبدالعزیز بن شیر ملک بن محمد واعظیؒ) کے باب ہفتم "مباحث در علوم دنویسا نیدن تصنیفات و درایت" کی روشنی میں تیار فرمایا ہے۔

خواجہ گیسو درازؒ کی تصانیف کی یہ فہرست حضرت سید نفیس الحسینی نے اپنی تالیفات "شمائم سید محمد گیسو درازؒ، ریحانِ عترت اور شمیم گلبرگہ میں تحریر فرمائی ہے۔ نیز ان تصانیف کے اَدوار بھی تحریر فرمائے ہیں۔

۲:۔ خواجہ سید محمد گیسو درازؒ کی تصانیف:

تصانیف در دہلی قبل از ۸۰۱ھ و اثنائے سفر گلبرگہ ۸۰۱ھ تا ۸۰۳ھ

(۱) اَلْمُلْتَقَط:

یہ قرآن حکیم کی تفسیر عربی زبان میں ہے۔ صوفیانہ رنگ میں اس کا ایک منفرد مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری میں موجود ہے۔ آٹو لوتھ کی فہرست میں مخطوطہ نمبر ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱ تفسیر الملتقط پر مشتمل ہے۔

خواجہ گیسو درازؒ کی تصانیف فی زمانہ نادر و نایاب ہیں۔ تفسیر الملتقط کے اس مخطوطہ کا عکس سید نفیس الحسینی نے بڑی محنت اور محبت کے ساتھ انڈیا آفس لائبریری سے حاصل کیا اور پھر اسے دو جلدوں میں "مکتبہ نفائس القرآن نفیس منزل کریم پارک، راوی روڈ، لاہور" سے شائع کیا۔

خواجہ گیسو درازؒ اپنے مریدین کو اس تفسیر کا باقاعدہ درس بھی دیا کرتے تھے، خواجہ گیسو درازؒ کے صاحبزادے سید محمد اکبر حسینی (م ۸۱۲ھ) نے اس تفسیر کی شرح بھی لکھی تھی۔

(۲) **تفسیر بطرز کشاف:**

اس تفسیر کے پانچ پارے دہلی میں لکھے، ۸۰۱ھ میں حملۂ تیموری کی وجہ سے نامکمل رہ گئی۔

(۳) حواشی کشاف:

(۴) اشارات المشارق ۸۰۲ھ میں بمقام بڑودہ تالیف فرمائی۔

(۵) رسالہ "رَأَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ" (غالباً ان کے خواب یا کشف والہام پر مشتمل ہے)

(۶) شجرہ نسب: حضرت خواجہ گیسو درازؒ فرماتے تھے کہ اس شجرہ کو لکھنے کے لئے مجھے ستر سے زائد تاریخ کی کتابیں پڑھنا پڑھیں۔

(۷) شرح رسالہ قشیریہ (فارسی)

(۸) عوارف المعارف کی شرح معارف العوارف۔

(۹) شرح فصوص الحکم: ناقدانہ اسلوب پر سلطان پور نزد نندبار (گجرات) میں املاء کرائی (۸۰۲)

(۱۰) رسالہ "بود و ہست و باشد"

(۱۱) رسالہ "استقامۃ الشریعۃ بطریقۃ الحقیقۃ"

(۱۲) ترجمہ رسالہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ (خواجہ گیسو درازؒ نے یہ بتقاضا و اصرار شیخ زادہ محی الدین نبیرہ حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر تحریر فرمایا۔)

(۱۳) حظائر القدس المعروف بہ عشق نامہ: ۸۰۳ھ میں بمقام کھمبایت (گجرات) املاء کرائی۔

(۱۴) شرح تمہیدات عین القضاۃ ہمدانیؒ۔

(۱۵) ملفوظات: جمع کردہ مخدوم زادہ بزرگ سید محمد اکبر حسینی، بزمانہ قیام دہلی۔

(۱۶) جوامع الکلم: یہ ملفوظات کا مجموعہ ہے، در سفر گجرات، جمع کردہ سید محمد اکبر حسینیؒ۔

۲:۔ تصانیفِ خواجہ گیسو درازؒ از ۱۸ رجب ۸۰۲ھ تا ربیع الثانی ۸۰۳ھ:

(۱۷) خلافت نامہ: خواجہ گیسو درازؒ نے ایک خلافت نامہ دہلی میں لکھوایا تھا، اس میں کسی کا نام نہ۔ قیام گلبرگہ کے آخیر زمانہ میں آپ نے بعض خلفاء کے نام اس میں درج کرائے۔

(۱۸) خلافت نامہ خاص: برائے مولانا علاء الدین گوالیریؒ، در ۸۰۱ھ بمقام گوالیر۔

۳:۔ تصانیفِ خواجہ گیسو درازؒ در احسن آباد، گلبرگہ از ۸۰۳ھ تا ۸۲۵ھ:

(۱۹) ترجمۂ مشارق: در ۸۱۰ھ۔

(۲۰) شرح فقہ اکبر (عربی) حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تالیف ''الفقہ الاکبر'' کی یہ شرح ہے۔

(۲۱) سیر النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم: خواجہ گیسو درازؒ نے اپنے خادمِ خانقاہ شیخ سراج الدین کو املاء کرائی۔

(۲۲) مخصوص اوراد: حضرت خواجہ گیسو درازؒ نے مخدوم زادہ بزرگ سید محمد اکبر حسینی کو عطاء فرمائے تھے، یہ حضرت مخدوم زادہ نے ہی جمع فرمائے تھے۔

(۲۳) شرح فقہ اکبر (فارسی)

(۲۴) شرح قصیدہ امالی۔

(۲۵) شرح عقیدہ حافظیہ مع فضائل خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم۔

(۲۶) ضرب الامثال۔

(۲۷) حواشی قوت القلوب۔

(۲۸) رسالہ عقیدہ: اس کے چند اورق لکھائے تھے کہ آپ نے سنا، مخدوم زادہ بزرگ اس عنوان پر لکھ رہے ہیں، اس لئے مزید لکھوانا ترک فرما دیا، فرمایا وہی کافی ہے۔

(۲۹) شرح رسالہ قشیریہ مع خاتمہ۔

(۳۰) شرح عوارف (فارسی) در ۸۱۰ھ۔

(۳۱) شرح آداب المریدین (عربی)۔

(۳۲) شرح آداب المریدین (فارسی) اول۔

(۳۳) شرح آداب المریدین (فارسی) دوم۔

(۳۴) شرح آداب المریدین (فارسی) سوم۔

(۳۵) اسماء الاسرار۔

(۳۶) حدائق الانس۔

(۳۷) خاتمہ آداب المریدین۔

(۳۸) رسالہ در بیانِ آدابِ سلوک۔

(۳۹) رسالہ در بیان اشارات محبان۔

(۴۰) رسالہ دراذکار و مراقبات (فارسی)۔

(۴۱) رسالہ در بیان معرفتِ حضرت جل جلالہٗ۔

(۴۲) ایک رسالہ حضرت خواجہ گیسو دراز نے اپنے نواسے سید روح اللہ کے بچپن کے زمانہ میں انہیں املاء کرایا تھا۔

(۴۳) مکتوبات: (حضرت خواجہ گیسو دراز کے وصال کے بعد مولانا ابوالغیاث المعروف بہ قاضی نور الدین خادمِ خانقاہ نے جمع کیے تھے۔)

(۴۴) دیوان: مرتبہ مولانا عماد فتح آبادی (بعض کا قول ہے کہ خواجہ گیسو دراز کی غزلیں بہت تھیں، دوسرے لوگوں نے الگ الگ نسخے مرتب کیے تھے۔)

(۴۵) ملفوظات: حضرت مخدوم زادہ سید ابن الرسول المعروف۔ میاں منجھلے نے کچھ ملفوظات شہر دہلی میں لکھے تھے اور بقیہ حصہ گلبرگہ میں مکمل کیا تھا۔

(۴۶) ملفوظات: جمع کردہ قاضی علم الدین بن شرف الدین اجودھنی، خلیفۂ حضرت خواجہؒ در ۸۱۱ھ

(۴۷) ملفوظات: جمع کردہ شیخ الاسلام چھترہ خلیفۂ حضرت خواجہؒ۔

(۴۸) ملفوظ منظوم: ملک زادہ عثمان جعفر خلیفۂ حضرت خواجہؒ۔

(۴۹) خلافت نامہ: برائے قاضی اسحاق، چھترہ در ۸۱۰ھ۔

(۵۰) خلافت نامہ: برائے قاضی سلیمان برادر قاضی اسحاق چھترہ در ۸۱۰ھ۔

(۵۱) خلافت نامہ خاص: برائے صدر الدین خوند میر، در ۸۱۰ھ۔

(۵۲) خلافت نامہ: برائے مولانا ابوالفتح رکن الدین بن مولانا علاء الدین گوالیریؒ، در ۸۱۸ھ۔

خواجہ سید محمد گیسو درازؒ کا شعری ذوق:

خواجہ سید محمد گیسو درازؒ کا شاعرانہ ذوق بھی خوب تھا۔ توحید، نعت، مناقب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تصوّف و سلوک کے مضامین پر مشتمل بہت سا منظوم کلام ہے۔ جسے مختلف خلفاء ومتوسلین نے مدوّن کیا۔

جیسے ایک "دیوان" ہے، (جس کا تذکرہ تصانیف میں نمبر ۴۴ پر ہے) اسے مولانا عماد فتح آبادی نے مرتب کیا۔(۱۱)

اسی طرح "ضرب الامثال" میں جس کا تذکرہ تصانیف میں نمبر ۲۶ پر ہے) اشعار موجود ہیں بسلسلہ عقیدہ خواجہ گیسو درازؒ کی ایک نظم ہے۔ جس میں توحید، نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مناقب صحابہ کرام ہیں۔ اس کے چند ابتدائی اشعار یہ ہیں:

تَعَالَ اللّٰہُ عَنْ قِیْلٍ وَّ قَالٍ
وَ عَنْ حَدٍ وَّ رَسْمٍ وَّ الْمِثَالٍ
قَرِیْبٌ ذَاتُہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ
وَ لٰکِنْ لَیْسَ یُوْصَفُ بِاتِّصَالٍ
بُعِیْدٌ ذَاتُہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ
بِلَا وَصْفِ التَّفَرُّقِ وَانْفِصَالٍ
تَنَزَّہَ عَنْ مَکَانٍ حَالٍ مِنْہُ
وَ لَا یُوْجَدُ مَکَانٌ عَنْہُ خَالٍ (۱۲)

۴:۔ خواجہ گیسو دراز کی علمی و ادبی خدمات کا تجزیہ:

خواجہ گیسو درازؒ کی تصانیف فی زمانہ نایاب و نادر ہیں۔ لیکن ان کی تصانیف کی فہرست میں کتب کے ناموں کا سرسری جائزہ لینے ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ خواجہ گیسو درازؒ نے تفسیر، عقائد، کلام، تصوّف وسلوک میں خوب لکھا۔ یہاں تک کہ "الملتقط" نامی تفسیر بھی سلوک کے رنگ میں تحریر فرمائی اور اکثر کتب کا تعلق تصوّف ہی سے ہے۔

چند کتب عربی میں اور اکثر فارسی میں ہیں۔ لیکن اُن کتب کے اندر تصوّف کی گہرائی کے ساتھ ساتھ سادہ اسلوب رکھا گیا جو کہ انتہائی پُر اثر ہے۔ بقول مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ:

''ادب وانشاء کے ذخیرہ کا اگر ایک نئے اور زیادہ حقیقت پسندانہ اور گہرے نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے تو اس کو دو قسموں پر تقسیم کرنا بیجا نہ ہوگا۔ ایک وہ تحریریں یا اظہار خیال جو اندرونی تقاضے اور داعیہ اور کسی طاقتور عقیدہ یا

یقین کے ماتحت وجود میں آئیں اور اُن سے مقصود کسی فرمائش یا حکم کی تعمیل، کوئی دنیاوی منفعت یا کسی صاحب اقتدار یا صاحبِ ثروت انسان کی رضا مندی نہیں تھی، بلکہ وہ خود اپنے یا عقیدہ کے فرمان کی تعمیل تھی۔ جس میں اہلِ حکومت اور اہلِ ثروت کے فرمان سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور جس سے سرتابی کرنا کسی صاحبِ ضمیر انسان کے بس میں نہیں ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو کسی فرمائش کی تعمیل یا کسی دنیاوی منفعت کے حصول یا کسی بالاتر انسان کے حکم کی تعمیل میں ہو۔ ادب کی ان دونوں قسموں میں زمین آسمان کا فرق ملے گا۔

''پہلا ادب'' ہر کہ از دل خیرد بر دل اسیرد کا مصداق ہے۔ وہ طویل عرصہ تک زندہ رہتا ہے۔ اگر اس کا موضوع دینی اور اخلاقی ہے تو اس کا قلب اور اخلاق پر گہرا اور انقلاب انگیز اثر پڑتا ہے۔ ہزاروں آدمیوں کے دل میں اس کے پڑھنے سے اصلاح کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ بعض اہلِ دل کے کلام میں جو غیر معمولی حلاوت اور قوت ہے وہ ان کی روح کی لطافت اور قلب کی پاکیزگی اور اندرونی کیفیت و سرمستی کا نتیجہ ہے۔''(۱۳)

۴:۔ پاکستان میں خواجہ گیسو درازؒ کی علمی و ادبی خدمات کی نشر و اشاعت:

پاکستان میں خواجہ گیسو درازؒ کے علوم و معارف کی اشاعت کا کام اللہ تعالیٰ نے حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ سے خوب کیا۔

(۱) ۳۱ جنوری ۱۹۷۴ء کو ریڈیو پاکستان لاہور سے سید نفیس الحسینیؒ نے ریڈیو پروگرام میں حضرت خواجہ گیسو درازؒ کے حالات زندگی اور اُن کے مقام و مرتبہ اور اُن کے علوم و معارف پر مشتمل ایک پروگرام کیا۔ جس کا مکمل مسودہ شاہ صاحبؒ نے اپنی تالیف ''شمائم سید محمد گیسو درازؒ'' کے صفحہ ۶۵ تا صفحہ ۶۹ میں شامل کیا۔

(۲) سید نفیس الحسینیؒ نے ایک مکتبہ اور حلقہ اپنے دولت کدہ اور خانقاہ میں ''حلقۂ معارفِ گیسو درازؒ، نفیس منزل، کریم پارک، لاہور'' کے نام سے قائم فرمایا۔

یہاں سے انہوں نے خواجہ محمد گیسو درازؒ کی کتب اور ان کے خلفاء کی تحریر کردہ سوانح اور ملفوظات وغیرہ شائع کیے گے۔ جیسے ''الملتقط تفسیری مخطوطه''وغیرہ۔

(۳) خود حضرت نفیس الحسینی شاہؒ نے خواجہ گیسو درازؒ کے حالات زندگی اور ان کے شجرات طریقت و شجرات نسب پر مشتمل تصانیف سپردِ قلم کیں اور اُن کو شائع کیا۔ جیسے شمائم سید محمد گیسو درازؒ ۳۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ''شمیم گلبرگہ'' جو کہ ۲۴۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور ''ریحانِ عترت'' جو کہ ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

(۴) ''تاریخ حبیبی وتذکرۂ مرشدی'' از علامہ عبدالعزیزؒ اس کا ایک ہی نسخہ ''رائل ایشاٹک سوسائٹی بنگال'' میں تھا۔ سید نفیس الحسینی ؒ نے اس مخطوطہ کی نقل ''کتب خانہ انجمن ترقی اردو کراچی پاکستان'' سے حاصل کی اور اسے شائع کیا۔

(۵) ''شجرۃ الاشراف'' تالیفِ حضرت نفیس الحسینی شاہؒ ۴۹۵ صفحات پر مشتمل یہ بھی ''حلقۂ معارف خواجہ گیسو درازؒ'' سے شائع فرمائی۔

(۶) ''نفائس القلوب'' خواجہ گیسو درازؒ کے اذکار و مراقبات پر مشتمل حضرت نفیس الحسینی شاہؒ نے تالیف فرمائی اور اسی حلقۂ معارف سے شائع ہوئی۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حضرت خواجہ گیسو درازؒ کے علمی اور ادبی ذخیرہ اور علوم تصوف وسلوک کی نشأۃ ثانیہ پاکستان میں سید نفیس الحسینی ؒ نے کی اور آخر کیوں نہ ہوتی کہ حضرت خواجہ سید محمد گیسو درازؒ، حضرت سید نفیس الحسینی شاہؒ کے جدّ امجد بھی تھے اور طریقت میں شیخ الشیوخ بھی تھے۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت: ج ۳، ص ۱۵۱، مجلس نشریات اسلام کراچی، ۱۹۷۹ء۔

(۲) عبدالحق محدث دہلوی: اخبار الاخیار، ص ۱۹۲، دارالاشاعت کراچی، ۱۹۹۷ء۔

(۳) نفیس الحسینی سید: شمائم سید محمد گیسو دراز، ص ۱۱، حلقۂ معارف گیسو دراز، لاہور، ۱۹۹۹ء۔

(۴) نفیس الحسینی، سید: شمیم گلبرگہ: ص ۳۲، حلقۂ معارف گیسو دراز، لاہور، ۲۰۰۱ء۔

(۵) محمد علی، سامانی مولانا: سیر محمدی: سنہ تالیف ۸۳۱ھ۔

(۶) نفیس الحسینی، سید: ریحانِ عترت: ص ۳۰۹، سید شہید اکیڈمی لاہور، ۲۰۰۷ء۔

(۷) نفیس الحسینی، سید: شمائم سید محمد گیسو دراز، ص ۳۴، حلقۂ معارف گیسو دراز لاہور، ۱۹۹۹ء۔

(۸) ابوالحسن علی، ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت: ج ۳ ص ۴۹، مجلس نشریات اسلام کراچی، ۱۹۷۹ء۔

(۹) نفیس الحسینی، سید: تفسیر الملتقط، ج ۲ ص ۱۴، مکتبہ نفائس القرآن، لاہور ۱۴۲۴ھ۔

(۱۰) ایضاً۔

(۱۱) نفیس الحسینی، سید: شمائم سید محمد گیسو دراز: ص ۷۲، حلقۂ معارف گیسو دراز لاہور، ۱۹۹۹ء۔

(۱۲) عبدالعزیز بن شیر ملک: تاریخ حبیبی: ص ۴۱، حلقۂ معارف گیسو دراز، لاہور، س ن۔

(۱۳) ابوالحسن علی، ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت: ج ۳ ص ۲۴۳، مجلس نشریات اسلام کراچی، ۱۹۷۹ء۔